رحمہ او تصدق بہ او انفقہ فی سبیل اللہ جمع ذلک کلہ جمیعا نقذف بہ فی جھنم وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قسم بینکم اخلاقکم کما قسم بینکم ارزاقکم الحدیث وفیہ ولا یکسب عبد مالا حراما فیتصدق بہ فیقبل منہ ولا ینفق منہ فیبارک لہ فیہ ولا یترک خلف ظھرہ الا کان زادہ الی النار ان اللہ لا یمحو السیئ بالسیئ ولکن یمحو السیئ بالحسن ان الخبیث لا یمحو الخبیث رواہ احمد وغیرہ من طریق ابان بن اسحق عن الصباح بن محمد وقد حسنھما بعضھم (الترغیب والترھیب ص ۲۳۷ ج ۲)

یہی حکم اس سودخوار کی سودی کمائی کا ہے جو سودی لین دین سے توبہ کرے۔ ہر اس حکیم کو جو محض مردم شماری کا مسلمان نہیں ہے رنڈی کے علاج سے پرہیز کرنا چاہیے الا عند الاضطرار اور اگر رنڈی کے یہاں بغرض معائنہ چلا جائے اور فیس لے لے تو اسکے لیے اس سے انتفاع درست نہوگا بشرطیکہ اس رنڈی کے پاس بجز اس حرام کمائی کے دوسری حلال اور طیب کمائی نہو روی عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اشتری سرقۃ وھو یعلم انھا سرقۃ فقد اشترک فی عارھا واثمھا رواہ البیھقی وفی اسنادہ احتمال للتحسین ویشبہ ان یکون موقوفا اور اگر وہ حلال کمائی بھی رکھتی ہے تو فیس لینی جائز ہوگی۔ یہی تفصیل اس کے ہاتھ کسی چیز کے فروخت کرنے میں بھی ملحوظ ہوگی قال فی حدائق الازھار ویجوز معاملۃ الظالم بیعا وشراء ما لم یظن تحریمہ انتھی۔

قال العلامۃ الشوکانی فی شرحہ السیل الجرار وقد ثبت وقوع المعاملۃ منہ صلی اللہ علیہ وسلم لمن یفد الی المدینۃ من الاعراب الباقین علی الشرک اذ ذاک وھذا معاملۃ اصحابہ رضی اللہ عنھم منھم بمرئی منہ صلی اللہ علیہ وسلم ومسمع وھم فی حال جاھلیتھم مرتطمون مرتکبون فی الظلم وغالب ما فی ایدیھم مما یأخذ ونہ قھرا وقسرا وغصبا من اموال بعضھم بعضا مع کونھم مستمرین علی ربا الجاھلیۃ الذی ھو الربا المحرم بلا خلاف وھکذا کان صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ یعاملون الیھود من اھل المدینۃ وممن حولھا وھم مستحلون لکثیر مما حرمہ شرعنا وھکذا کان صلی اللہ علیہ وسلم یتعامل ھو واصحابہ اھل مکۃ قبل الھجرۃ ومن یرد الیھا من طوائف الکفار ولم یسمع علی کثرۃ ھذہ المعاملۃ وتطاول مدتھا انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ھذا کافر لا تحل معاملتہ ولا قال احد من اصحابہ کذلک واذا کان ھذا فی معاملۃ الکفار الذین ھذا احوالھم ومسالکھم فکیف لا تجوز معاملۃ من ھو من المسلمین مع تلبسہ بشیئ من الظلم فان مجرد کونہ مسلما یردعہ عن بعض ما حرم اللہ تعالی وان وقع فی بعض المحرمات تنزہ عن بعضھا فغایۃ الامران ما فی یدہ

قد یکون مما هو حرام وقد یکون مما هو حلال ولا یحرم علی الانسان الا ما هو نفس الحرام وعینه واما طریق الورع فلا شک ان الامر کما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فیما صح عنه الحلال بین والحرام بین وبینهما مشتبهات والمؤمنون وقافون عند الشبهات ولکنه یقال لو کان هذا اعنی معاملة الظالم من هذا القبیل لما فعله رسول الله صلی الله علیه وسلم وفعله اصحابه مع علمه بذلک وتقریره له واذا کان هذا فی المعاملة بالبیع والشراء ونحوهما کان قبول عطاءهم وهباتهم کذلک فقد کان الصحابة بعد انقراض خلافة الخلفاء الراشدین یقبضون العطاء والجوائز والهبات ممن بعدهم مع تلبسهم بشیٔ مما لا یبیحه الشرع وعدم توقفهم علی ما یسوغه الحق ولهذا القول صلی الله علیه وسلم الخلافة بعدی ثلاثون عاما ثم یکون ملکا عضوضا انتهی کلام الشوکانی۔

اور حنفی مذہب کی تفصیل یہ ہے کہ جس عورت کے پاس مال حرام ہو (اجرت زنا و نوحہ و زمر و رقص) اگر اور حلال مال بھی اس کے پاس ہے اور وہ مال حرام کی نسبت زائد ہے تو اس کی دعوت کھانی اور ہدیہ لینا اور اجرت مکان یا اجرت علاج (فیس) لینی درست ہے بشرطیکہ یہ نہ معلوم ہو کہ جو کچھ اس نے اجرت یا ہدیہ وغیرہ میں دیا ہے عین مال حرام سے ہے اور اگر یہ معلوم ہو یا یہ کہ مال حرام غالب ہو تو کچھ درست نہیں ہے "الاشباہ والنظائر" میں ہے۔ اذا کان غالب مال المهدی حلالا لا باس بقبول هدیته واکل ماله ما لم یتبین انه من حرام وان کان غالب ماله الحرام لا یقبلها ولا یاکلها الا اذا قال انه حلال اورثه او استقرضه انتهی۔ اور "حفظ الاصغرین" میں ہے۔ فان قلت کیف ساغ للفقیر تناول ما فیه خبث قلت محله عدم علمه بحقیقة الحال وان علم به فهو کغیره لا یحل له انتهی اور "خزانة الروایات" میں ہے فی ملتقط الناصری آکل الربا او کاسب حرام اهدی الیه او اضافه وغالب ماله الحرام لا یقبل ولا یاکل ما لم یخبره ان ذلک المال حلال ورثه او استقرضه وان کان غالب ماله حلالا لا باس بقبول هدیته والاکل منه انتهی۔ اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ وہ شخص جس کا کل مال حرام ہے اگر خیرات کرنا چاہے تو قرض لیکر کرے اور اپنے مال خبیث سے اس قرض کو ادا کر دے اور قرض لیکر جو خیرات کریگا اس کا ثواب اس کو ملے گا اور نذر تحفہ و ہدیہ اجرت علاج وغیرہ لینا بھی اس سے درست ہوگا "حفظ الاصغرین" میں ہے فی الخلاصة قال فی شرح حیل الخصاف لشمس الائمة ان شیخ ابا القاسم کان ممن یاخذ جائزة السلطان وکان یستقرض لجمیع حوائجه ویقضی دینه بما یاخذه من الجائزة انتهی قلت هذه حیلة شنیعة للتحلیل الانتفاع بالمال الحرام الخبیث وهی حرام عندنا۔

جناب شیخ حاجی عبد الوہاب صاحب پرنٹر و پبلشر و ایڈیٹر نے جید برقی پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر رسالہ محدث نشاط الحدیث حمایہ دہلی سے شائع کیا